س دہشت گردی، انتہاء پسندی جیسے عصر حاضر کے مسائل پر اسلامی نقطہ نظر کا تجزیہ کریں؟ یہ مسائل عالمی امن پر کیسے اثر انداز ہو رہا ہیں اور عالمی اسلامی تعلیمات ان مسائل کے حل میں کیسے مدد کر سکتے ہیں؟

ج تعارف:

دہشت گردی اور انتہاء پسندی عصر حاضر کے وہ سنگین مسائل ہیں۔ جنہوں نے عالمی امن کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ بد قسمتی سے کچھ انتہاء پسند گروہ اسلام کے نام استعمال کرتے ہوئے اپنے پر تشدد اعمال کو ناجائز قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ اسلام ایک عمل امن، رواداری اور بھائی چارے کا دین ہے۔ ان مسائل کا اسلامی نقطہ نظر سے تجزیہ کرنا ضروری ہے۔ تاکہ یہ سمجھا جاسکے کہ اسلام ان عالمی مسائل کا کیا حل پیش کرتا ہے۔

اسلام میں دہشت گردی اور انتہاء پسندی کا تصور:

اسلام ہر قسم کے تشدد اور دہشت گردی کی واضح طور پر مذمت کرتا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث میں انسانی جان کی حرمت اور ظلم کے خلاف سخت احکامات موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔

ترجمہ: جس نے ایک انسان کو ناحق قتل کیا۔ گویا اس نے پوری انسانیت کو قتل کیا۔ (القرآن)

یہ آیت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے۔ کہ اسلام میں انسانی جان کی کتنی قدر ہے۔ اور بے گناہ افراد کا قتل کتنا بڑا جرم ہے۔ بلاشبہ اسلام نے ہمیشہ امن و امان کو فروغ دیا۔ اور معصوم جانوں کے تحفظ پر زور دیا

عالمی امن پر دہشت گردی اور انتہاء پسندی کے اثرات:

دہشت گردی اور انتہاء پسندی نے دنیا بھر میں افراتفری، عدم استحکام اور نفرت کو فروغ دیا ہے۔ یہ عناصر نہ صرف مختلف معاشروں کے درمیان دوریاں پیدا کر رہے ہیں۔ بلکہ عالمی سطح پر امن کی راہ میں بھی رکاوٹ بن رہے ہیں۔ انتہاء پسند دہشت گردوں کی کاروائیاں مسلمانوں کی شبیہ کو مسخ کرتی ہیں۔ اور اسلام کے اصل پیغام سے دنیا کو دور کرتی ہیں۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق دہشت گردی اور انتہاء پسندی کا حل:

اسلامی تعلیمات ان مسائل کے حل کے لئے درج ذیل اصول پیش کرتی ہے۔

(۴) تعلیم اور شعور کی بیداری:

اسلام نے ہمیشہ علم کو فروغ دیا ہے۔ انتہاء پسندی کی جڑیں جہالت اور غلط فہمیوں میں پوشیدہ ہے۔

نبی کریمؐ نے فرمایا:

"علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے۔" (الحدیث)

(۵) عدل و انصاف کا قیام:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ترجمہ: "بیشک اللہ انصاف اور احسان کا حکم دیتا ہے" (القرآن)

جب معاشرتی انصاف فراہم کیا جائے گا۔ اور لوگوں کے حقوق محفوظ ہونگے تو انتہاء پسندی اور دہشتگردی کی طرف رجحان کم ہوگا۔ اسلامی معاشرے میں عدل و انصاف کے قیام سے امن و سکون قائم کیا جاسکتا ہے۔

(۶) بین المذاہب ہم آہنگی اور رواداری:

اسلام بین المذاہب ہم آہنگی اور رواداری کو فروغ دیتا ہے۔ نبی کریمؐ نے غیر مسلموں کے ساتھ پر امن بقائے باہمی کی مثالیں قائم کیں۔ جیسے مدینہ

کے حوالے سے قرآن میں کہا گیا۔

ترجمہ: "تمہارے لیے تمہارا دین ہے۔ اور میرے لیے میرا دین۔" (القرآن)

یہ آیت اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ اسلام مذہبی آزادی اور دوسروں کے عقائد کا احترام کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اگر مسلمان اور غیر مسلم ایک دوسرے کے عقائد کا احترام کریں۔ تو عالمی امن کے قیام میں مدد ملے گی۔

(۶) اعتدال پسندی:

اسلام میں اعتدال اور میانہ روی کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ترجمہ: "اور ہم نے تمہیں ایک درمیانی امت بنایا ہے۔" (القرآن)

اسلامی معاشرہ اعتدال پسندی پر قائم ہوتا ہے۔ جہاں انتہاء پسندی نظریات کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ مسلمانوں کو ہر معاملے میں اعتدال اور توازن اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تاکہ شدت پسندی اور تشدد سے بچا جا سکے۔

حاصل کلام:

اسلام امن برداشت اور انصاف کا دین ہے۔ جو دہشت گردی اور انتہاء پسندی جیسے مسائل کی سختی سے مذمت کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تعلیم، عدل انصاف، رواداری اور اعتدال پسندی کو فروغ دے کر دہشت گردی اور انتہاء پسندی کے چیلنجز کا کامیابی سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ عالمی سطح پر اسلامی تعلیمات کے صحیح نفاذ سے امن کا قیام ممکن ہے۔ جو بین الاقوامی استحکام اور بھائی چارے کی راہ ہموار کریگا۔